قیامت میں جزا و سزا

شبانہ احمد دین
(جڑانوالہ)

الحمدلله رب العلمين والصلوة والسلام علی النبی ﷺ امابعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

﴿يايها الناس اتقوا ربكم ان ذلزلة الساعة شيء عظيم يوم ترونها تذهل كل مرضعة عما ارضعت وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكرى وما هم بسكرى ولكن عذاب الله شديد﴾ (الحج)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ۔ بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بہت بڑی چیز ہے۔ اس دن تم دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے والے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تو لوگوں کو نشہ کی حالت میں دیکھے گا۔ حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے۔'' (سورۃ حج)

اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کو تخلیق کیا تو بعد از تخلیق اس کے اختتام کا بھی ایک دن مقرر کر دیا اور اسی کا نام قیامت ہے۔ قیامت کا دن وہ دن ہے کہ جس میں ہر ذی روح کو خدائے واحد القہار کے روبرو پیش ہونا ہے اور اپنے اچھے اور برے اعمال کی جزا و سزا کو پانا ہے اور یہ وہ دن ہے کہ جس میں کسی کو کسی کی کوئی ہوش نہ ہوگی۔ حتیٰ کہ وہ ماں جو اپنے بچے کو ذرا سے دکھ میں برداشت نہیں کر سکتی۔ یوم قیامت اس کی حالت یہ ہوگی کہ اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور چھوڑ دے گی اور ہر بات کو بھول جائے گی۔ اسے یہ خیال تک نہ گزرے گا کہ اس کا وہ معصوم دودھ پیتا ہوا بچہ کہاں ہے۔

ارشادِ ربانی ہوتا ہے:

﴿ان الساعة اتية اكاد اخفيها لتجزى كل نفس بما تسعى﴾ (سورۃ مریم)

''بے شک قیامت آنے والی ہے میں اسے چھپانا چاہتا ہوں تا کہ ہر نفس کو اس کے کیے کا بدلہ مل سکے۔''

قیامت کا دن ضرور آنے والا ہے۔ جس طرح روشن سورج میں شک نہیں' اسی طرح قیامت

کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ کے بار بار ڈرانے اور یاد کرانے سے کون قیامت کے خوفناک دن سے ڈر کر اپنا تزکیہ نفس کرتا ہے اور کون دنیا کے عیش و عشرت میں کھو کر اپنی آخرت کو بھلا کر اللہ کے عذاب کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور رسولوں کے آنے کا مقصد بھی فقط یہ تھا کہ خلق خدا کو قیامت کی سخت خوفنا کی سے ڈرا کر اس کو آخرت کے آرام و راحت کی ترغیب اور اس کے عذاب کی ترہیب کی جاسکے۔ ہر ذی شعور اور مومن آدمی کی اولین صفت یہی ہونی چاہئے کہ وہ اس دن سے ڈرنے والا ہو تا کہ آخرت کے دن اسے کوئی خوف نہ رہے۔ قیامت کا دن نیک اور برے لوگوں کے لیے یکساں ہوگا۔فرق یہ ہوگا کہ مومنین کے اعمال کا بدلہ اور منکرین کا اور ہوگا۔ مومنین کا مقام ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ان اصحب الجنة اليوم فى شغل فاكهون o هم وازواجهم فى ظلل على الا رائک متكؤن o لهم فيها فاكهة ولهم ما يدعون o سلام قولا من رب رحيم o﴾ (سورة یٰس)

”بے شک جنت والے اس دن اپنی خوش گپیوں میں مشغول ہوں گے وہ اور ان کی بیویاں خوشگوار سایوں میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ان کے لیے ہر وہ چیز میسر ہوگی جس کی وہ آرزو کریں گے اور رب رحیم کی طرف سے سلام کا آنا ہو گا۔“

سبحان الله! نیک لوگوں کا کیا مقام ہوگا اور ان کے اچھے اعمال کا ثواب کتنا پرلطف ہوگا کہ اس کو ہر وہ چیز ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ ابھی خواہش دل میں ہی ہوگی، وہ چیز خود بخود آ جائے گی کہ اب تمھیں ہماری طرف چل کر آنا نہیں پڑے گا۔ بلکہ ہم خود ہی آ جایا کریں گے۔ سبحان اللہ اور سب سے بڑا انعام یہ ہوگا کہ اللہ کی طرف سے جنتیوں کو سلام پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنا دیدار عطا فرمائیں گے۔اللهم اجعلنا منهم ۔(اللہ ہمیں بھی ان میں سے کرنا۔آمین۔)

مگر جہاں مومنین کے لیے اتنا پُرلطف رہن سہن ہوگا، وہاں منکرین اور مشرکین کے لیے ان کے اعمال وبال جان بنے ہوں گے۔ارشاد ہوگا:

﴿وامتاز واليوم ايها المجرمون الم اعهد اليكم يا بنى آدم الا تعبدو الشيطان انه لكم عدو مبين o وان اعبدونى هذا صراط مستقيم﴾ (سورة یٰس)

”اور اے گنہگارو آج کے دن علیحدہ ہو جاؤ کیا میں نے تمھیں حکم نہیں دیا تھا کہ اے بنی آدم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمھارا دشمن ہے۔ میری

عبادت کرنا جو کہ صراط مستقیم کی طرف لے جاتی ہے۔" (سورۃ یٰس)

اللہ اکبر! کس قدر سخت ہوگا وہ دن منکرین و مشرکین پر کہ میدان محشر میں اللہ تعالیٰ ساری کائنات کی موجودگی میں گنہگاروں کو آوازیں دیں گے کہ مومنوں کی صفوں سے نکل کر علیحدہ ہو جاؤ کہ تم نے میرے ہر حکم کی نافرمانی کی اور میری ہدایت چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کیا۔ اب تمھیں اپنے کیے کی سزا ملنے کی باری آ چکی ہے۔ تیار ہو جاؤ اور اپنے اعمال کی سزا پاؤ۔ **استغفر الله اللهم لا تجعلنا منهم** اللہ ہمیں ان میں سے نہ کرنا۔

گہنگاروں کے سامنے اعمال نامہ پیش کیا جائے گا تو وہ اس کا انکار کر دیں گے اور کسی صورت میں گناہوں کا اقرار نہیں کریں گے۔ اس پر اللہ نے ان کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿**اليوم نختم على افواههم وتكلمنا ايديهم وتشهد ارجلهم بما كانو يكسبون**﴾ (سورۃ یٰس)

"ان کے منہ پر ہم اس دن مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ان سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں ہر اس عمل کی شہادت دیں گے، جو انھوں نے کیے ہوں گے۔ اس دن ان لوگوں کو خیال آئے گا۔

گناہوں کا اور عذاب کو دیکھ کر چیخیں گے اور چلّا چلّا کر کہیں گے کہ اللہ ہمیں صرف ایک مرتبہ دوبارہ دنیا میں بھیج، تا کہ ہم اچھے عمل کر کے آئیں۔ لیکن اللہ فرمائیں گے:

﴿**اولم نعمركم ما يتذكر فيه من تذكرو جاء كم النذير فذوقوا فما للظالمين من نصير**﴾ (سورۃ فاطر)

"اور کیا ہم نے تمھیں عمر نہیں دی تھی کہ نصیحت حاصل کرے، جس کو نصیحت حاصل کرنا ہے اور تمھارے پاس ڈرانے والے بھی آئے۔ پس اب عذاب چکھو اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں۔"

اس آیت سے یہ بات روز روشن کی طرح سامنے آ گئی کہ یہ دنیا ایک بے وقعت شے ہے۔ جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ آخر ایک دن اس کو چھوڑنا ہی ہے اور دوبارہ لوٹ کر تو کسی کو آنا نہیں ہوگا۔ بلکہ کافروں سے اللہ فرمائیں گے کہ اگر تمھیں سو بار بھی دوبارہ زندگی مل جائے تو بھی تمھارے کرتوت نہیں بدلیں گے کیونکہ نافرمانی تمھاری سرشت میں خون کی گردش کی طرح سرایت کیے ہوئے ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ!

قیامت کے دن دوزخی عذاب سے تنگ آ کر رب تعالیٰ سے کہیں گے کہ ہمیں اس عذاب سے نجات دے یا کم از کم ہمیں موت ہی دے دے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس دن اتنے غصے میں ہوں گے کہ فوراً

فرشتوں کو حکم دیں گے کہ آج موت کو بھی میرے سامنے لاؤ اور اللہ کے سامنے لاکر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور دوزخی بھی دیکھتے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا لو آج موت کو بھی موت آ گئی ہے۔ تمھاری زندگی کے ساتھ موت ختم ہوگئی۔ دوزخ میں پڑے رہو نہ جی سکو گے، نہ مر سکو گے۔ یہ سب تمھارا اپنا کیا ہوا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے قیامت کے دن کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کے اعمال ناموں میں ایک بھی نیکی نہ ہوگی۔ گناہ ہی گناہ ہوں گے۔ اللہ فرمائیں گے فرشتو! ان کا حساب لینے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ یہ خود ہی اپنا محاسبہ کر چکے ہیں۔ لہٰذا اب ان کو سیدھے جہنم میں گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور اس میں پھینک دو۔ اللھم لا تجعلنا منھم۔

وہ دن ایسا ہے کہ جس کے خوف سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر اور نیک و متقی (جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ یہ متقی ہیں) بھی ڈر جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کاش میں ایک درخت ہی ہوتا۔ ایک تنکا ہی ہوتا کہ ہوا جسے جدھر چاہتی اڑاتی پھرتی اور قیامت کے دن مجھے حساب نہ دینا پڑتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دنیا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے دنیا! کیا تو مجھے لبھانا چاہتی ہے تو مجھے پھسلانا چاہتی ہے۔ یہ دھوکہ کسی اور کو دینا۔ جا میں نے تجھے طلاقیں دیں کہ اب رجعت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ دنیا تو ایک فانی شے ہے۔ قیامت کے دن اس زندگی کے بارے میں ہر حال میں جواب دینا ہوگا۔ دنیا ایک جنجال ہے، جس کا کام ہے جکڑ لینا۔ دیکھنا قیامت تک بھول کر اس جنجال میں نہ پھنس جانا۔ قیامت کا دن ہوگا اور ہر کسی کو اپنا حساب دینا ہوگا۔ لیکن اگر اللہ چاہے تو دنیا میں بھی اس کا ایک نمونہ دکھا سکتا ہے۔ مثلاً سورۃ کہف میں اللہ نے دو آدمیوں کا ذکر فرمایا، جن میں سے ایک کے پاس مال زیادہ تھا اور دوسرے کے پاس رب تعالیٰ کا شکر زیادہ تھا۔

وہ مالدار سے کہتا ہے:

﴿فقال لصاحبه وهو يحاوره اكفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفة ثم سواک رجلا﴾

''اس کے ساتھی نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کیا تو اس ہستی کا انکار کرتا ہے کہ جس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے اور پھر تمھیں ایک مکمل آدمی بنایا۔''

مالدار شخص ایک ڈھیٹ اور نکمی قسم کا آدمی تھا۔ راہ خدا میں دینے کا منکر اور قیامت کا منکر تھا۔ کہنے لگا:

﴿وما اظن الساعة قائمة ولئن رددت

الی ربی لا جدن خیرا منھا منقلبا﴾

''میں یہ گمان نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے اور اگر میں لوٹایا جاؤں' اپنے رب کی طرف تو میں ضرور اس سے بہتر مال پاؤں گا۔''

معلوم ہوا کہ جس کے دل میں قیامت کا خوف نہ ہو' کس قدر سفاک دل ہوتا ہے کہ دوسرا اس سے کہتا ہے کہ رب کا شکر ادا کر۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ سب کچھ میرا اپنا بنایا ہوا ہے۔ میں رب کا شکر ادا کیوں کروں' لیکن اس کا ساتھی آخری سے آخری کوشش کرتا ہے۔ کہتا ہے دیکھ اگر تو نے اس کا شکر ادا نہ کیا تو وہ اس بات پر قادر ہے کہ تیرا مال چھین لے اور تجھے خالی ہاتھ کردے مگر وہ نہ مانا اور جب صبح کو باغ میں داخل ہوا اور باغ کا کچھ حصہ تباہ ہو کر ایک خالی میدان باقی رہ گیا۔ پھر وہ ہاتھ ملتا ہی رہ گیا اور کہنے لگا کاش میں اس کا شکر ادا کرتا تو آج یہ کچھ نہ ہوتا۔ اس واقعہ کا نظرِ عمیق سے مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے منکرین کو اللہ دنیا میں بھی سزا دیتا ہے۔ آخرت کی سزا اس سے علیحدہ ہے۔ آخرت کے دن ہر طرح کے اعمال کی بابت پوچھ ہوگی۔

مشکوۃ میں حدیث ہے قیامت کے دن چار قسم کے لوگ ہوں گے۔ جن سے اللہ کسی طور بھی نرمی نہیں کریں گے۔ ایک ریاکار عالم' دوسرا ریاکار شہید' تیسرا ریاکار مالدار' چوتھا وہ شخص ہے جو ہمت کے بعد ناشکری کرنے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے اسے گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دو۔

قیامت کا دن ایسا ہوگا کہ ہر مجرم کو پچھتانا پڑے گا مگر ''اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئیں کھیت۔'' اس دن خدا ظالم سے مظلوم جانوروں کو بدلہ دلوا کر مٹی بنا دیں گے۔ وہ دن اتنا سخت کہ جانوروں کو معافی نہیں تو انسانی گنہگاروں پر کتنا سخت دن ہوگا۔ حساب و کتاب کے لحاظ سے اللھم حاسبنا حساب یسیرا۔ آمین۔

مگر آج کا انسان اپنے آپ کو دنیا میں غرق کر کے آخرت کی سختیوں کو بھول بیٹھا ہے۔ اپنے منعم حقیقی کے احسانات کو فراموش کر کے آخرت کا انکار کر بیٹھا۔ او! میری میری کرنے والے تیرا کچھ بھی نہیں' بلکہ جو کچھ ہے وہ میرا ہے۔ تیرا صرف اعمال نامہ ہے۔ آؤ اب بھی وقت ہے ان غلط چالوں کو چھوڑ کر صراط مستقیم پر گامزن ہو جاؤ' ورنہ ﴿ان عذابی لشدید﴾ ''میرا عذاب بڑا سخت ہے۔''

﴿یوم نبطش البطشة الکبریٰ﴾ اللہ اپنے بندوں کے ساتھ کس طرح رحیم ہے اور اپنے بندے کے نیک اعمال کیلئے کس طرح کی تڑپ رکھتا ہے۔ اب بھی کہتا ہے ڈھال اپنے آپ کو اعمال کے سانچے میں۔ صالحیت یہ نہیں کہ کھایا پیا اور سو لیا۔ ﴿اللھم اجعلنا من الصالحین. آمین﴾ دعا

ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

انسان! کیوں تو بھول گیا ہے اپنی اوقات کو
کیوں یاد رکھا دنیا کو اور بھول گیا روز جزا کو
تو تو اتنا عظیم ہے کہ فرشتے تجھ پر رشک کریں
تو اتنا بانصیب ہے کہ حوریں تیری آرزو کریں
آخر میں پھر اللہ سے دعا ہے کہ
خدا کرے کہ جب دنیا ڈھل جائے سینے سے
فقط یاد رہیں احکام خدا اور رسولؐ کے (آمین)

وماعلینا الا البلاغ المبین

آخر میں پھر اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان کاموں سے محفوظ فرمائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا سبب بنیں اور وہ کام جس پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو۔ وہ کام کرنے کی اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆......☆......☆......☆